احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 27/اپریل 2013ء 16 جمادی الثانی 1434 ہجری 27 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 96

میں تیرا مال ہوں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن وہ مال اس گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی آنکھوں پر ابھرے ہوئے داغ ہوتے ہیں۔ وہ اس کے گلے کا ہار ہوگا اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں۔ میں تیرا خزانہ ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اثم مانع الزکوٰۃ حدیث نمبر:1315)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابواسیدؓ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہؐ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی آپؐ نے کبھی انکار نہیں فرمایا۔ حضرت علیؓ اس کی مزید وضاحت فرماتے تھے کہ جب آپ ﷺ کسی سائل کا سوال پورا کرنے کا ارادہ فرماتے تو جواب میں ہاں فرماتے اور جب آپ کا جواب نفی میں ہوتا تو خاموش رہتے۔ چنانچہ کبھی کسی کے لیے نہ کا کلمہ آپ کی زبان پر جاری نہیں ہوا۔ (مجمع الزوائد ھیثمی جلد 9 ص 13 بیروت)

کبھی کوئی ضرورت مند آتا جس کی آپؐ ضرور مدد کرنا چاہتے اور پاس کچھ موجود نہ ہوتا تو اسے فرماتے کہ میرے وعدے پر اتنا قرض لے لو جب ہمارے پاس مال آئے گا تو ہم ادا کر دیں گے۔ ایک دفعہ کسی ایسے موقع پر حضرت عمرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم تو نہیں دیا جس کی آپ کو طاقت نہیں ہے۔ آپؐ نے حضرت عمرؓ کی یہ بات پسند نہیں فرمائی۔ وہاں موجود ایک انصاری صحابی کہنے لگے کہ یا رسول اللہ آپ دل کھول کر خرچ کریں اور خدائے ذوالعرش سے افلاس سے نہ ڈریں۔ رسول اللہؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ (ترمذی شمائل النبویہ)

آپؐ اس طرح فراخدلی سے عطا کرتے تھے کہ ضرورت مند بعض دفعہ اپنا حق سمجھ کر مانگتے تھے۔ مگر آپؐ کبھی برا نہ مناتے۔ ایک دفعہ ایک بدو نے آپؐ سے دست سوال دراز کرتے ہوئے عجیب گستاخانہ طریق اختیار کیا۔ جو چادر آپؐ نے اوپر لی ہوئی تھی۔ اسے اس نے اتنے زور سے کھینچا کہ آپؐ کی گردن مبارک پر نشان پڑ گئے اور پھر بڑی ڈھٹائی سے کہنے لگا مجھے اللہ کے اس مال میں سے عطا کریں جو آپؐ کے پاس (امانت) ہے۔ آپؐ نے اس دیہاتی کے اس رویہ پر نہ صرف صبر وضبط اور تحمل کا مظاہرہ کیا بلکہ نہایت فراخدلی سے مسکراتے ہوئے اس کی امداد کرنے کا حکم بھی صادر فرمایا۔ (بخاری کتاب الادب وکتاب اللباس)

ایک دفعہ ایک اور دیہاتی نے جب آپؐ کے گلے کا پٹکا کھینچ کر آپؐ کو تکلیف پہنچا کر سخت کلامی کرتے ہوئے مانگا اور کہا یہ مال نہ آپؐ کا ہے نہ آپؐ کے باپ دادا کا۔ اللہ کے اس مال میں جو ہمارا حق ہے وہ ہمیں دے دو۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن اے اعرابی! تم نے جو چادر کھینچ کر مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا بدلہ تو تم سے لیا جائے گا۔ وہ بے اختیار بول اٹھا۔ ہرگز نہیں۔ آپؐ نے فرمایا آخر کیوں تم سے بدلہ نہ لیا جائے۔ اس نے کیسی صاف گوئی اور سادگی سے کہا۔ بدلہ اس لیے نہیں ہوگا کہ آپؐ ہمیشہ بدی کا بدلہ نیکی سے دیتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ مسکرائے اور اسے بھی کچھ عطا فرما کر رخصت کیا۔

ایک دفعہ ایک بدو نے آکر اپنی ضرورت سے متعلق سوال کیا۔ نبی کریم ﷺ نے حسب حال جو میسر تھا عطا کر دیا۔ وہ اس پر سخت چیں بجبیں ہوا اور رسول کریم ﷺ کی شان میں بھی بے ادبی کے کچھ کلمات کہہ گیا صحابہ کرام نے سرزنش کرنا چاہی مگر رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا۔ آپؐ اس بدو کو اپنے ساتھ گھر لے کر گئے اسے کھانا کھلایا اور مزید انعام واکرام سے نوازا پھر پوچھا کیا اب راضی ہو؟ وہ خوش ہو کر بولا اب تو میں کیا میرے قبیلے والے بھی آپؐ سے راضی اور خوش ہیں رسول کریم ﷺ نے اسے فرمایا کہ میرے صحابہ کے سامنے بھی جا کر یہ اظہار کر دینا کیونکہ تم نے ان کے سامنے سخت کلامی کر کے ان کی دلآزاری کی تھی۔ جب اس نے صحابہ کے سامنے بھی اسی طرح اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ میری مثال اس اونٹنی کے مالک کی طرح ہے جو اپنے اڑیل اونٹ کو بھی قابو کر لیتا ہے۔ میں بھی سخت مزاج لوگوں کو محبت سے سدھا لیتا ہوں۔ (مجمع الزوائد ھیثمی جلد 9 ص 15 بیروت)

علمی ترقی اور خدمت دین

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (دین) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہوسکتا تھا۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو......اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آکر اٹکا ہے، وہیں حقائق ومعارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 38)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقائق ومعارف کے اس خزانے سے وافر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ: نظارت اشاعت ربوہ)

ضرورت اساتذہ

❁ نظارت تعلیم کو کامرس، آرٹس اور سائنس کی ڈگری کلاسز کو پڑھانے کے لئے ایم فل اور ماسٹر کی تعلیمی قابلیت رکھنے والی تجربہ کار خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ڈگری کلاسز کو پڑھانے کا زیادہ تجربے والی خواتین کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند خواتین درخواست جمع کرواسکتی ہیں درخواست دینے کے لئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواست جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم کے دفتر یا ویب سائٹ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(نظارت تعلیم)

مشعل راہ

اخلاص وصدق سے عبادات میں خوبی ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

’’حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابودرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کروایا، حضرت سلمانؓ، حضرت ابودرداءؓ کو ملنے آئے تو دیکھا کہ ابودرداء کی بیوی نے پراگندہ حالت میں کام کاج کے کپڑے پہن رکھے ہیں اپنا حلیہ عجیب بنایا ہوا تھا۔سلمان نے پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں ہے۔اس عورت نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابودرداء کو تو اس دنیا کی ضرورت ہی نہیں وہ تو دنیا سے بے نیاز ہے۔اسی اثناء میں ابودرداء بھی آ گئے۔انہوں نے حضرت سلمان کے لئے کھانا تیار کروایا اور ان سے کہا کہ آپ کھائیں میں تو روزے سے ہوں۔سلمان نے کہا جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔چنانچہ انہوں نے روزہ کھول لیا (نفلی روزہ رکھا ہوگا)۔اور جب رات ہوئی تو ابودرداء نماز کے لئے اٹھنے لگے۔سلمان نے ان کو کہا ابھی سوئے رہو چنانچہ وہ سوگئے۔کچھ دیر بعد وہ دوبارہ نماز کے لئے اٹھنے لگے تو سلمان نے انہیں کہا کہ ابھی سوئے رہیں۔پھر جب رات کا آخری حصہ آیا تو سلمان نے کہا کہ اب اٹھو۔چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نماز پڑھی۔پھر سلمان نے کہا اے ابودرداء! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔پس ہر حقدار کو اس کا حق دو،اس کے بعد ابودرداء آنحضرتؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا سلمان نے ٹھیک کیا ہے‘‘۔

(بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیہ لیفطر فی التطوع)

زہد یہ نہیں ہے کہ دنیاوی حقوق بیوی بچوں کے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں ان کو انسان بھول جائے یا کام کاج کرنا چھوڑ دے۔دنیاوی کام کاج بھی ساتھ ہوں لیکن صرف مقصود یہ نہ ہو۔بلکہ ہر ایک کے حقوق ہیں وہ ادا کئے جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ’’جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے۔جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کرلیں آخر کار ذلیل ہوتے ہیں‘‘۔ (ذکر حبیب صفحہ 134)

پھر آپ نے فرمایا’’وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدھوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتے۔(یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتے)‘‘۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

پھر فرماتے ہیں’’جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے‘‘۔ (کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ 18)

فرمایا:’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا، جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔دنیا سے بالکل کٹ ہی نہیں جانا چاہئے۔فرمایا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سکھا دیتے ہیں اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں۔اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے بلکہ ان کی اندرونی حالت خراب ہوتی ہے اور وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا‘‘۔

(ملفوظات۔جلد دوم صفحہ 696 مطبوعہ ربوہ)

(خطبہ جمعہ مطبوعہ روزنامہ الفضل 3/اگست 2004ء)

نئے عزم

اپنے رہبر سے قدم ہم کو ملانے ہوں گے
اب عبادات کے معیار بڑھانے ہوں گے

ساری دنیا کو خدا پاک کا رنگ دینا ہے
اب نئے ارض و سما ہم کو بنانے ہوں گے

جو دیا مولا نے سب اس کو ہی لوٹانا ہے
خود کو بیچا ہے تو اقرار نبھانے ہوں گے

سُست گامی سے تو منزل نہیں ملنے والی
کھو گیا وقت تو پھر اشک بہانے ہوں گے

معاملے سیدھے، کھرے، صاف ہی رکھنے ہوں گے
اس کی درگہ میں کہاں عذر بہانے ہوں گے

اس بھری دنیا میں کوئی بھی نہیں جائے پناہ
اک فقط آپؐ کے سائے میں ٹھکانے ہوں گے

ہم نے جیسے بھی بنا کھیل لی اپنی بازی
اب نئی نسلوں کو سب بار اُٹھانے ہوں گے

ا۔ب۔ ناصرؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

امین کامل جسے خالق نے بھی امین کہا اور مخلوق نے بھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق امانت اور دیانت پر ایک جامع نظر

عبدالسمیع خان

قسط دوم آخر

ایچ جی ویلز نے رسول کریم ﷺ کے قریبی رشتہ داروں اور ساتھیوں کے آپؐ پر ایمان لانے کو آپؐ کی پاکیزہ زندگی کی شہادت کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

یہ محمدؐ کے صدق کی دلیل قاطع ہے کہ ان سے قربت رکھنے والے لوگ ان پر ایمان لائے حالانکہ وہ ان سے پوری طرح واقف تھے اور اگر انہیں ان کی صداقت میں ذرہ برابر بھی شبہ ہوتا تو ان پر وہ ہرگز ایمان نہ لاتے۔

(رسالہ نقوش رسول نمبر جلد 11 ص 550)

مسز اینی بیسنٹ صدر تھیوسوفیکل سوسائٹی اس حقیقت کی نقاب کشائی یوں کرتی ہیں:

پیغمبر اعظم کی جس بات نے میرے دل میں ان کی عزت اور بزرگی قائم کی ہے وہ ان کی صفت ہے جس نے ان کو ان کے ہم وطنوں سے الامین کا خطاب دلوایا۔ کوئی صفت اس سے افضل نہیں ہوسکتی اور کوئی بات اس سے زیادہ مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لئے اشتراکاً لائق اتباع نہیں۔ ایک ذات جو مجسم سچائی ہے اس کے اشرف ہونے میں کیا شک ہے۔ ایسا ہی شخص مستحق ہوتا ہے کہ پیغام حق کا حامل بنے۔

(نظام المشائخ صفحہ 9 بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول ص 29)

دشمنوں کا اعتراف

مگر جن لوگوں کو قبول حق کی توفیق نہیں ملی ان کو بھی یہ دلیری نہ تھی کہ بعثت کے زمانہ کے متعلق آپؐ پر کوئی الزام لگائیں۔ باوجود دشمنی کے آپؐ کی ذاتی وجاہت اور قدوسیت کے قائل تھے۔

ان لوگوں میں نضر بن الحارث کی گواہی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ یہ ان نو دشمنوں میں سے ہے جنہوں نے آنحضورؐ کے قتل کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ ایک دفعہ کفار آپس میں مشورہ کر رہے تھے کہ مکہ میں جو لوگ حج یا دوسرے مواقع پر آتے ہیں ان میں سے آنحضرت ﷺ کو یہ کہہ کر بدنام کیا جائے کہ نعوذ باللہ رسول اکرمؐ لوگوں کو جھوٹی باتیں کہہ کر فریب دیتے ہیں۔ اس پر نضر بن حارث اٹھا اور اس نے قریش کو مخاطب کر کے کہا:

قد کان محمد فیکم غلاماً حدثا ارضاکم واصدقکم حدیثا و اعظمکم امانة حتیٰ اذا رئیتم فی صدغیه الشیب وجاء کم بما جاء کم به قلتم ساحرٌ لا واللہ ماھو بساحر

(شفاعیاض باب صدقہ)

محمد تم میں پل بڑھ کر جوان ہوا تم اس کو بچپن سے جانتے ہو اور تم جانتے ہو کہ وہ تمہیں تم سب میں سے زیادہ محبوب تھا اور وہ تم سب میں سے زیادہ راست گو اور تم سب سے بڑھ کر حق امانت ادا کرنے والا تھا اور آج جب وہ ادھیڑ عمر کو پہنچا ہے اور اس کی کنپٹیوں پر سفید بال آنے لگے ہیں تم کہنے لگے ہو کہ وہ فریبی ہے اور ان اخلاق سے عاری ہے۔ خدا کی قسم ایسا نہیں ہے اور اگر تم ایسا کرو گے تو خود اپنے آپ کو جھٹلاؤ گے کیونکہ جو شخص بھی محمدؐ کو جانتا ہے وہ تمہاری اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا۔

اس روایت میں کئی لطیف باتیں بیان ہوئی ہیں۔

اول: اس میں ساری عمر پر بحث کی گئی۔

دوم: آپؐ کے اخلاق اور خصوصیات تفصیلاً بیان کی گئیں۔

سوم: یہ ایک ایسے دشمن کا اعتراف ہے جو اس کے بعد آپؐ کے قتل کی سازش میں شامل ہوا اور کفر کی حالت میں ہی مارا گیا۔

چہارم: اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ کے اخلاق کا کتنا گہرا نقش اس کے دل پر تھا کہ دشمن خدا کی قسم کھا کر رسول اللہ کی پاکیزگی اور اخلاق عالیہ کا اقرار کرتا ہے۔ اس کی عداوت دب گئی اور وہ بے اختیار صداقت کا اعلان کرنے پر مجبور ہو گیا۔

مکہ کے لوگ رسولؐ اللہ کے پاس امانتیں رکھواتے تھے۔ اگر ان کو رسولؐ اللہ کے دعویٰ کے بعد آپؐ کی امانتداری پر ذرہ بھر بھی شبہ ہوتا تو وہ یہ سلسلہ ترک کر دیتے مگر مکی زندگی میں شدید مخالفت اور عناد کے باوجود اہل مکہ کا آپؐ کے پاس ہجرت کرنے تک امانتیں رکھتے چلے جانا آپؐ پر غیر معمولی اور عظیم اعتماد کا اظہار ہے۔ آنحضورؐ کو بہت برے ناموں سے یاد کیا گیا مگر کبھی کسی نے آنحضورؐ کی امانت پر حرف نہیں اٹھایا۔ دشمنوں کی یہ گواہی رسولؐ اللہ کے حق میں کیسی دلفریب اور دل موہ لینے والی گواہی ہے۔

کعب بن زہیر آپؐ کا سخت دشمن تھا اور ہمیشہ آپؐ کے خلاف اشعار کہہ کر قوم کو آپؐ سے منحرف کرتا۔ جب اس نے سنا کہ اس کا حقیقی بھائی بجیر مسلمان ہو کر خادمان مصطفیؐ میں شامل ہو گیا ہے تو اس کو سخت ناگوار گزرا۔ آخر اس نے بھائی کو کچھ اشعار لکھ بھیجے جن میں اس نے بھائی کو مسلمان ہونے کا طعنہ دیا مگر آنحضورؐ کی امانت کا بھرپور اعتراف بھی ہے۔ اس کا ایک شعر یہ ہے۔ ؎

سقاك بها المامون كاساً روية
فانهلك المامون منها وعلكا

(بحوالہ فصل الخطاب جلد 2 ص 203)

تجھے مامون نے اسلام کا سیراب پیالہ پلایا پھر مامون اس سے خود ہلاک ہوا اور تجھ کو مکرر وہی پیالہ پلایا۔

سچ ہے جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے مامون ہونے کا اعتراف اس کی زبان سے رک نہیں سکا۔

اے جی لیونارڈ لکھتے ہیں:۔

واقعہ یہ ہے کہ ان کی جان کے دشمن، اسلام کے مٹانے کے لئے سازشیں کرنے والے بھی محمدؐ کی صداقت اور امانت کو تسلیم کرتے تھے۔

(Islam 1909)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

آپؐ کی عظمت کا راز بے نفسی، جانفشانی، سیاسی بصیرت اور دیانت میں مضمر ہے۔

(بحوالہ اردو ڈائجسٹ مئی 1989ء ص 328)

ہر شعبہ پر پھیلا ہوا مضمون

حضرت رسول کریم ﷺ نے امانت کے مفہوم کو بے پناہ وسعت عطا کی۔ اس کو نہ صرف گہرائی اور گیرائی دی بلکہ اس کو عملی طور پر ثابت کر دکھایا۔ اس لحاظ سے یہ زندگی کے ہر شعبہ پر پھیلا ہوا مضمون ہے۔ اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

رسولؐ اللہ نے ہر فرد بشر کو اس کی ذمہ داریوں اور فرائض کے لحاظ سے امین قرار دیا۔ فرمایا:

کلکم راع و کلکم مسئولٌ عن رعیته

(بخاری کتاب الجمعه باب الجمعة فی القریٰ والمدن حدیث نمبر 853)

تم میں سے ہر ایک چرواہے کی طرح ہے اور ہر ایک شخص سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پُرس ہوگی۔

یہ ظاہر بات ہے کہ بکریاں چرواہے کی ملکیت نہیں ہوتیں اس کے پاس امانت ہوتی ہیں اور اس کا کام ان کی خدمت کرنا اور حفاظت کے ساتھ ساتھ مالک کے پاس پہنچانا ہوتا ہے۔ پس چرواہے کے ساتھ تمثیل دے کر ایک بہت ہی خوبصورت مضمون بیان کیا ہے۔ اس کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بیوی اپنے خاوند اور خاوند اپنی بیوی کے گھر، مال اور دیگر ذمہ داریوں کا امین ہے۔

(بخاری کتاب الجمعه باب الجمعه فی القریٰ والمدن حدیث نمبر 853)

فرمایا کہ وہ امام الصلوٰۃ جو صرف اپنے لئے نماز میں دعا کرتا ہے اور اپنے مقتدیوں کے لئے نہیں کرتا وہ خائن ہے۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب کراھیه ان یخصّ الامام نفسه بالدعا حدیث نمبر 357)

اور اس مضمون کو یہ کہہ کر انتہاء تک پہنچا دیا کہ

لاایمان لمن لاامانة لهٗ

جس میں امانت کا خلق نہیں پایا جاتا اس کا ایمان کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کا کوئی خطبہ شاید ہی ایسا ہو جس میں آپؐ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں۔

(مسند احمد جلد 3 ص 135 حدیث 12406)

امتوں کے نگران

اس مضمون کو ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت رسول اکرم ﷺ کی ذمہ داریوں کا جائزہ لیں تو آپؐ نہ صرف اپنے اول مخاطبین بلکہ قیامت تک آنے والی نسلوں بلکہ اپنے سے پہلی امتوں کے بھی نگران اور امین بنائے گئے تھے اور رسولؐ اللہ کو شدت سے اس بات کا احساس تھا۔

رسولؐ اللہ نے ایک دفعہ عمرو بن مرہؓ سے فرمایا کہ مجھے کچھ قرآن پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پر پہنچے۔

فکیف اذا جئنا من کل امة ......

تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا بس کرو اور اس آیت میں بیان کردہ ذمہ داریوں اور خدا تعالیٰ کی جواب دہی کے تصور سے آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ النساء حدیث نمبر 4306)

آپؐ کو خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا۔

فاستقم کما امرت ومن معك

(ہود:107)

تو ان لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر سچی توبہ کی ہے جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ۔

اس آیت نے رسول اللہ ﷺ پر جو اثر کیا تھا وہ تو اس سے ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپؐ بوڑھے ہو گئے ہیں تو فرمایا کہ:

سورۃ ہود، واقعہ اور مرسلات اور نباء اور تکویر نے مجھے قبل از وقت بوڑھا کر دیا ہے۔

(جامع ترمذی تفسیر سورۃ واقعہ حدیث نمبر 3297)

کیونکہ آپؐ دیکھتے تھے کہ آپؐ کے طفیل توبہ کرنے والے لوگ آپؐ کے زمانہ تک ہی محدود نہ تھے بلکہ قیامت تک آنے والے تھے۔ ان لوگوں کی تربیت کے خیال سے آپؐ لرزاں و ترساں رہتے تھے۔

اور آپؐ کی بیقرار تمنائیں اور دعائیں ہی تھیں جنہوں نے اس امت کو سیدھی راہ پر قائم کرنے کے لئے مجددین اور مصلحین کا ابدی نظام جاری کر دیا۔

مالی معاملات میں احتیاط

مال کا معاملہ تو بہت نازک اور باریک بینی کا تقاضا کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس کے متعلق بھی اعلیٰ معیار قائم کیا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے یمن سے کچھ سونا رسولؐ اللہ کی خدمت میں بھیجا۔ رسولؐ اللہ نے وہ سونا بعض نجدی سرداروں میں تقسیم کر دیا۔ یہ بات قریش اور انصار کو ناگوار گزری۔ وہ رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ آپؐ نے اس موقع پر ہمیں اپنی عطا سے محروم رکھا اور نجد کے سرداروں کو سب سونا دے دیا۔ رسولؐ اللہ نے ان کی بات سن کر فرمایا کہ میں نے تو ایسا صرف ان کی تالیف قلب کے طور پر کیا ہے۔

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اتنے میں ایک آدمی رسولؐ اللہ کی طرف بڑھا اور اس نے آ کر کہا کہ اے محمدؐ! تم نے (نعوذ باللہ) اس تقسیم میں اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کیا۔ آپؐ نے اس کی بات سن کر فرمایا اگر میں اللہ کا نافرمان ہوں تو پھر اس کا اطاعت گزار کوئی بھی نہیں۔ تم مجھے امین نہیں سمجھتے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اہل زمین پر امین بنایا ہے۔ یعنی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں جو خدا کی نگاہ میں امین ہوں اور اس کی امانت کا حق ادا کر سکتا ہوں انسانوں کی دو کوڑی کی امانت میں خیانت کر جاؤں گا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب والیٰ عاد اخاھم ھوداً حدیث نمبر 3166)

آپؐ فرماتے تھے:۔

واللہ انی لامینٌ فی السماء امینٌ فی الارض (شفاء عیاض جلد 1 ص 50)

خدا کی قسم میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔

ایک دفعہ فرمایا:۔

اللہ دیتا ہے میں تو صرف اس کو حکم کے مطابق بانٹنے والا ہوں۔

(بخاری کتاب فرض الخمس باب فان للّٰہ خمسہ ولرسول)

غزوۂ حنین میں جو مال غنیمت ملا رسولؐ اللہ اس کو تقسیم فرما کر واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں بدوؤں کو خبر ملی کہ ادھر سے آنحضرت ﷺ کا گزر ہونے والا ہے۔ وہ آس پاس سے دوڑ کر آئے اور رسولؐ اللہ سے لپٹ گئے کہ ہمیں بھی کچھ عنایت ہو۔ انہوں نے رداء مبارک تھام لی اور جسم اطہر سے چادر اتر کر ان کے پاس چلی گئی۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا میری چادر دے دو۔ خدا کی قسم اگر ان جنگلی درختوں کے برابر بھی اونٹ میرے پاس ہوتے تو میں سب کے سب تم کو دے دیتا اور تم مجھے ہرگز بخیل نہ پاتے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الشجاعۃ فی الحرب)

رسولؐ اللہ نے ایک دن نماز عصر پڑھائی اور جونہی سلام پھیرا اپنی عادت کے خلاف جلدی سے اٹھے اور لوگوں کی گردنوں پر سے ہوتے ہوئے اپنی ایک بیوی کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپؐ کو اس جلدی میں دیکھ کر گھبرا گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپؐ مسجد میں واپس تشریف لائے اور صحابہؓ کی حیرانی کا اندازہ کر کے فرمایا کہ نماز کے دوران مجھے یاد آیا کہ تھوڑا سا سونا گھر میں پڑا ہوا ہے اور مجھے اچھا نہ لگا کہ یہ بغیر تقسیم ہوئے گھر میں پڑا رہے اس لئے میں نماز کے بعد فوراً اندر گیا اور حکم دیا کہ اس کو فوری طور پر تقسیم کیا جائے۔

(بخاری کتاب صفۃ الصلوٰۃ باب من صلّٰی بالناس فذکر حاجتہ حدیث نمبر 813)

ایک دفعہ باہر سے کچھ مال آیا تو رسولؐ اللہ نے بلالؓ کو تقسیم کرنے کا ارشاد فرمایا سب کا سب مستحقین لے گئے مگر کچھ مال پھر بھی بچ گیا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا اس وقت تک اپنے گھر نہیں جاؤں گا جب تک اس کا ذرہ ذرہ تقسیم نہیں ہو جاتا۔ مجھے اس مال سے نجات دلاؤ۔ مگر کوئی لینے والا نہ آیا تو رسولؐ اللہ نے وہ رات مسجد میں گزاری۔ اگلے دن وہ مال حضرت بلالؓ نے کسی مستحق کو دے دیا تو آپؐ اطمینان سے گھر تشریف لے گئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخراج باب فی الامام یقبل ھدایا لمشرکین حدیث نمبر 3057)

آنحضورؐ کے گھر میں صدقہ کے اموال جمع ہوتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ صدقہ کی کھجوروں سے کھیلنے لگے اور ان میں سے ایک نے ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی۔ آنحضورؐ نے فوراً انگلی ڈال کر اس کے منہ سے کھجور نکال دی اور فرمایا آل محمدؐ صدقہ نہیں کھاتے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر حدیث نمبر 1414)

آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ بسا اوقات گھر میں بستر پر یا کسی جگہ کوئی کھجور پڑی ملتی ہے اٹھاتا ہوں اور کھانے لگتا ہوں مگر معاً خیال آتا ہے کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو تب اس کے کھانے کا ارادہ ترک کر دیتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب اللقطۃ باب اذا وجد تمرۃ فی الطریق حدیث نمبر 2229)

اتنی باریک بینی سے امانت کا خیال کامل ایمان کا ہی حصہ ہے۔

تھامس کارلائل کہتے ہیں۔

اگر کسی انسان کی پوری زندگی دیانتداری سے تعبیر کی جا سکتی ہے تو وہ محمدؐ ہیں۔ وہ جو محمدؐ کو طامع، لالچی، اقتدار پسند قرار دیتے ہیں میں ان سے شدید اختلاف کرتا ہوں۔ جب دنیا جہان کی نعمتیں اور دولتیں آپؐ کے قدموں میں تھیں تب بھی آپؐ نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا۔ اپنی ضروری حاجت کے لئے بھی جو لیتے وہ بہت معمولی اور حقیر ہوتا حالانکہ اس زمانے میں (اور اب بھی) حکمران ریاست کے تمام ذرائع اپنی ذات پر صرف کر دیتے ہیں۔

(The Hero As Prophet بحوالہ اردو ڈائجسٹ اپریل 1988ء ص 80)

دشمن کی امانت کی ادائیگی

اپنوں کے ساتھ امانتداری کا معاملہ کرنا تو نسبتاً آسان ہوتا ہے مگر دشمن کے ساتھ امانت و دیانت کا حق ادا کرنا ہر کس و ناکس کے بس سے باہر ہے مگر رسول کریم ﷺ کی نظر اس بارہ میں ہر قسم کے تعصب اور جانبداری سے کلیۃً آزاد تھی۔ حق کسی کا بھی ہوتا اس کو ادا فرماتے تھے خواہ جانی دشمن کا ہی ہو۔

دعویٰ نبوت سے پہلے لوگ آپؐ کے پاس امانتیں رکھا کرتے تھے اور یہ سلسلہ اس وقت تک کامل اعتماد کے ساتھ جاری رہا۔ جب تک آنحضورؐ ہجرت کر کے مکہ سے تشریف نہیں لے گئے اور آنحضورؐ ان کی توقعات سے بڑھ کر پورے اترے کہ جب شدید اذیت اور دکھ کے ساتھ آنحضورؐ مکہ سے ہجرت فرما رہے تھے اس وقت بھی آپؐ کو لوگوں کی امانتوں کی واپسی کا خیال تھا اور آپؐ نے حضرت علیؓ کو اس بات پر مامور کیا کہ وہ لوگوں کی امانتیں لوٹا کر مدینہ آئیں۔

یہ تو وہ امانتیں تھیں جو دشمنوں نے خود رکھوائی تھیں لیکن ان امانتوں کو بھی ادا کیا اور کروایا جو انہوں نے کسی اور کے پاس رکھوائیں اور آنحضورؐ کے پاس پہنچ گئیں۔

جن دنوں اسلامی افواج نے خیبر کا محاصرہ کیا ہوا تھا ایک یہودی رئیس کا گلہ بان جو اس کی بکریاں چرایا کرتا تھا مسلمان ہو گیا اور اس نے کہا یارسول اللہ میں تو اب ان لوگوں میں نہیں جا سکتا لیکن میرے پاس اپنے یہودی آقا کی جو بکریاں ہیں ان کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔ وہ بھوک اور فاقے کے ایام میں تھے اور رسول کریم ﷺ کا یہ ایک امتحان تھا۔ مگر ہمارا آقاؐ تو نہ صرف خود کٹھن امتحانوں میں پورا اترتا بلکہ دوسروں کو بھی ایسے امتحانوں سے نکال لاتا تھا۔ آپؐ نے صحابہؓ کی قربانی دے کر امانت کی حفاظت کا فیصلہ فرمایا اور یہ خیال آپ کی امانت میں کوئی فرق نہ ڈال سکا کہ یہ بکریاں تو آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کی مہینوں کی خوراک بن سکتی ہیں۔

آپؐ نے فرمایا بکریوں کا منہ یہودی قلعہ کی طرف کر دو اور ان کو ادھر ہانک دو اللہ تعالیٰ خود انہیں ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور بکریاں قلعے کے پاس پہنچ گئیں جہاں سے قلعہ والوں نے انہیں اندر داخل کر لیا۔ (سیرت ابن ہشام جلد 3 ص 358)

ایلچی اور قاصد بھی ایک قوم کی امانت ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ قریش کا ایلچی رسول کریم ﷺ کے پاس کوئی پیغام لے کر آیا اور آپؐ کی صحبت میں کچھ دن رہ کر اسلام کی سچائی کا قائل ہو گیا۔ اس نے آنحضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے اسلام کا اظہار کرنا چاہتا ہوں اور واپس نہیں جاؤں گا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا یہ مناسب نہیں تم اپنی حکومت کی طرف سے ایک امتیازی عہدہ پر مامور ہو تم اسی حالت میں واپس جاؤ اور وہاں جا کر اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت پھر بھی قائم رہے تو دوبارہ آ کر اسلام قبول کرو۔ چنانچہ وہ واپس گیا اور پھر دوبارہ آ کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الجہاد باب الامام یستجن بہ فی العھود حدیث نمبر 2760)

اسلام سے پہلے قاصدوں کا قتل کر دینا ممنوع نہ تھا لیکن رسول کریمؐ نے دشمن کی اس امانت کا بھی خیال رکھا اور فرمایا کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے۔

10ھ میں مسیلمہ کذاب نے جب رسولؐ اللہ کے پاس قاصد بھیجے تو انہوں نے آنحضورؐ سے گستاخانہ گفتگو کی۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا اگر قاصدوں کو قتل کرنا روا ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فی الرسل حدیث نمبر 2763)

حضرت رسول اکرم ﷺ نے مفتوح اقوام کی جان، مال اور عزت کو بھی امانت ہی سمجھا اور اس کی پاسداری کی۔

فتح خیبر کے بعد ایک یہودی سردار نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بعض مسلمانوں کی شکایت کی کہ وہ ہمارے جانور ذبح کر کے کھا رہے ہیں اور ہمارے پھل اجاڑ رہے ہیں اور عورتوں پر سختی کر رہے ہیں۔ وہ یہودی سردار رسول اللہ کے عدل و انصاف پر بھروسہ کر کے آیا تھا اور اس کی یہ توقع پوری ہوئی۔ رسولؐ اللہ نے فوراً صحابہؓ کو اکٹھا کر کے تقریر فرمائی اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں بلا اجازت اہل کتاب کے گھروں میں داخل ہونے کی اور ان کے پھل کھانے کی اجازت نہیں دیتا جبکہ وہ

حق ادا کر رہے ہوں جو ان کے ذمہ ہے۔

(سیرۃ المحمدیہ ص328)

رسول اللہؐ کو خبر ملی کہ بعض لوگوں نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل خیبر کے کچھ جانور پکڑ کر ذبح کر لئے ہیں اور ان کا گوشت پک رہا ہے تو آپؐ نے فوراً وہ ہانڈیاں توڑ دینے اور گوشت گرانے کا حکم دیا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خیبر)

اس طرح آپؐ نے مسلمانوں کے جذبات، ان کی بھوک اور فاقے کی قربانی تو دے دی لیکن امانت اور دیانت کے اصولوں کو فراموش نہ کیا۔ آپؐ خوب جانتے تھے کہ جب فتوحات کے دروازے کھلتے ہیں تو ان نازک لمحات میں برے اخلاق اور بدعادات چور دروازوں سے داخل ہو جایا کرتی ہیں۔ عرش کے خدا نے آپؐ کے متعلق کتنی سچی گواہی دی تھی کہ مطاع ثم امین (التکویر) یہ رسولؐ کل عالم کا مطاع بنایا جائے گا۔ مگر ساتھ ہی امین بھی ہوگا۔ جو شخص مطاع ہو جاتا ہے اس کے اندر غرور اور تکبر پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ مگر فرماتا ہے کہ جب خدا اس کے ہاتھ میں لوگوں کی گردنیں اور عزتیں اور اموال دے گا تو تم دیکھو گے کہ یہ ہر شخص کا حق پوری طرح ادا کرے گا۔

چنانچہ فتح خیبر کے دوران تورات کے بعض نسخے بھی مسلمانوں کو ملے۔ یہودی رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ہماری کتاب مقدس ہمیں واپس کی جائے۔ رسول اللہؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ یہود کی مذہبی کتابیں ان کو واپس کر دی جائیں۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد3 ص49)

جنگ احزاب میں ایک کافر سردار خندق میں گر گیا اور وہ ہلاک ہو گیا اور نعش پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا اور کفار نے پیشکش کی کہ دس ہزار درہم لے لیں اور نعش ان کے حوالے کر دیں مگر حضورؐ نے فرمایا ہم مردہ فروش نہیں ہیں ہم اس کی قیمت نہیں لیں گے اور پھر بلا معاوضہ وہ نعش واپس کر دی۔

(زرقانی جلد2 ص194)

کاؤنٹ ہنری لکھتے ہیں:۔

محمدؐ سچے اور امین تھے پاکباز اور غمگسار تھے۔ نہایت متقی اور پرہیزگار تھے۔

(بحوالہ نقوش رسول نمبر4 ص493)

ہربرٹ وائل یہ اعتراف کرتے ہیں:۔

آپؐ بہت سچے اور بے مثال امین تھے۔ آپؐ نے تمام لوگوں کو گمراہیوں سے نکال کر صراط مستقیم پر لا کر ڈال دیا۔ (نقوش رسول نمبر4 ص494)

حقوق النفس کی امانت

اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے بعد تیسرا تعلق اپنے نفس سے ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس کے حقوق بھی قائم فرمائے اور انہیں ادا کر کے دکھایا۔

ایک دفعہ چند صحابہؓ خاص اس غرض سے ازواج مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ رسول اللہؐ کی عبادات کے حالات دریافت کریں۔ وہ سمجھتے تھے کہ آنحضورؐ رات دن عبادت کے سوا کچھ نہ کرتے ہوں گے۔ حالات سنے تو ان کے خیالی معیار کے موافق نہ تھے۔ بولے کہ بھلا ہم کو آنحضرتؐ سے کیا نسبت؟ ان کے تو اگلے پچھلے سب گناہ خدا تعالیٰ نے معاف فرما دیئے۔ ایک صاحب نے کہا کہ اب میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا میں عمر بھر روزہ رکھوں گا۔ تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اسی اثناء میں رسول اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا:

خدا کی قسم میں تم سب سے زیادہ خدا کی خشیت اور تقویٰ رکھنے والا ہوں لیکن میں بعض دن روزہ بھی رکھتا ہوں اور بعض وقت نہیں رکھتا اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ یہی میری سنت ہے اور جو اس سے الگ ہوتا ہے وہ میرے گروہ سے خارج ہے۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح حدیث نمبر4776)

اسی طرح آپؐ نے تقشّف اور رہبانیت کا قلع قمع کر دیا اور اپنے نفس کی امانت کے حقوق بھی پوری جامعیت کے ساتھ ادا فرمائے اور دنیا کی نعمتوں سے بھی خدا کے حکم کے مطابق بھرپور فائدہ اٹھایا۔

یہ وہ پاک وجود تھا جس نے امانت کے ہر گوشہ اور ہر پہلو کو پوری تفصیل کے ساتھ جاری کر دکھایا۔ جسے اپنوں نے بھی امین کہا۔ جسے دشمنوں نے بھی امین کا لقب دیا اور جسے آسمان سے خدا نے امین کہہ کر پکارا۔ جس نے امانت کے وہ بوجھ اٹھائے جنہیں تھامنے سے آسمان و زمین عاجز آ گئے اور وہ بوجھ حقیقت میں خود نوع انسان کے لئے خدا کی طرف سے امانت بن گیا۔ اس کی ذات، اس کی صفات اور اس کا کردار اس کے خلق عظیم محمدؐ کے نام لیواؤں کے پاس محمدؐ کی امانت ہیں۔ کاش امت اس امانت کو سمجھے اور اس کے حق ادا کرے۔

الفضل تربیت کا بہترین ذریعہ اور خلافت کی آواز ہے

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

مرا یہ جسم ہے کاغذ بظاہر چند صفحوں کا
دکھائی دے رہا ہے سلسلہ بھی اس پہ لفظوں کا
مگر ہے رُوح میری اصل میں وہ پاک تحریریں
بدل جاتی ہیں جن سے چند لمحوں میں بھی تقدیریں

دنیائے احمدیت کا ترجمان ''الفضل'' اپنی عمر کے 100 سال پورے کر رہا ہے۔ یہ قدیم اردو مذہبی اخبار بے شمار دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے۔ قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ ادبی خدمات کا مرقع ہے۔ تعلیمی و تربیتی خدمات ناقابل فراموش اور اس کا یہ درخشندہ پہلو آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہے۔ الفضل میں تعلیم و تربیت، اخلاق و شمائل اور روحانی معیار کو بلند کرنے والے مختلف مواضیع پر قرآنی احکامات، احادیث، حضرت مسیح موعود کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کے علاوہ ڈھیروں حوالہ جات گاہے بگاہے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ احباب جماعت کی دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مواد ہمارے لئے روحانی، اخلاقی جنتوں کے دروازے وا کرتا ہے۔ کیونکہ الفضل کے اجراء کا مقصد وحید صرف اور صرف اعلائے کلمۃ الحق، اشاعت دین، حفاظت احمدیت اور تقویت نفوس تھا۔ اس سوسالہ تاریخ میں الفضل نے مذہبی، دینی، روحانی، اخلاقی، تاریخی اور تحقیقی جواہر پارے یادگار چھوڑے ہیں کہ اہل بصیرت تاقیامت جب کبھی ان مضامین، اداریوں اور تراشوں کو دیکھیں گے۔ قبولیت کے ہاتھوں میں لے کر عزت و عظمت، ادب و عقیدت کی آنکھوں میں جگہ دے کر اپنی اولادوں اور نسلوں کی تعلیم و تربیت پر چسپاں کریں گے۔

روحانی پانی

قرآن کریم نے مادی اور روحانی دنیا کی آبیاری کے لئے پانی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مادی دنیا میں پانی کی اہمیت و ضرورت سے کوئی انکار نہیں۔ اس کے بغیر زندگی ہیچ ہے۔ بعینہٖ روحانی دنیا میں مومنوں کی سیرابی کے لئے اللہ تعالیٰ روحانی پانی مہیا فرماتا ہے۔ بانی الفضل حضرت مصلح موعود نے جماعتی اخبار کو بھی پانی ہی قرار دیا ہے جیسے فرمایا:

''جس درخت کو پانی نہ ملتا رہے وہ خشک ہو جاتا ہے اور اس زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے اخبار پانی کا رنگ رکھتے ہیں اور اس لئے ان کا مطالعہ ضروری ہے''۔

(انوار العلوم جلد16 صفحہ 245)

الفضل تو بہتی ہوئی روحانی نہر ہے اور نہر کا پانی انسان کی جسمانی کثافتوں اور آلودگیوں کو صاف کرنے کے کام آتا ہے۔ اس طرح اخبار الفضل ایک مومن کی تعلیم و تربیت اور روحانی ترقی کے کام آتا ہے۔ ایک مومن کے لئے روحانی غذا اور روحانی مائدہ ہے۔

روحانی سانس

حضرت مصلح موعود نے مختلف اخبارات اور رسائل بشمول الفضل کے متعلق فرمایا:

''دوستوں کو چاہئے کہ کثرت سے ان اخبارات اور رسائل کو خریدیں اور انہیں خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں جیسا زندگی کے لئے سانس لینا ضروری ہے یا جیسے وہ روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں''۔ (انوار العلوم جلد16 صفحہ 249)

جماعت احمدیہ کا زندہ ہونا الفضل سے عیاں ہے

کہتے ہیں قوم کے زندہ ہونے کا اندازہ اس کے اخبار سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس قول یا محاورہ کو اگر ہم ملکی اردو اخبارات پر لاگو کریں تو پاکستانی قوم کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کہاں کھڑی ہے۔ حتیٰ کہ مذہبی رسائل کو دیکھ کر بھی دل، خون کے آنسو روتا ہے کہ وہ اخبار یا رسائل جن کے ذریعہ قوم میں وحدت قائم ہونی چاہئے تھی وہی دین حق میں فرقہ واریت اور انتشار کا موجب بن رہے ہیں اور فرقہ واریت پھیل رہی ہے۔ مجھے چونکہ بیرون ملک جانے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے وہاں بھی جماعتی اور ملکی اخبارات، رسائل اور میگزینز وغیرہ دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ بسا اوقات انٹرنیشنل اخبار بھی دیکھتا ہوں۔ ان تمام اردو اخبارات میں جھوٹ، نفرت اور ایک دوسرے کے خلاف اکسانے کا ذکر ضرور ملتا ہے۔ ڈنکے کی چوٹ پر خاکسار کہہ سکتا ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ساری دنیا میں صرف احمدی اخبار، رسائل ہی ہیں جو خالصتاً مذہبی ہیں۔ جن میں جھوٹ کی ملونی کا سوال ہی نہیں۔ نفرت کا شائبہ تک نہیں۔ یہ جماعتی اقدار کے آئینہ دار ہیں۔ ان سے جماعتی تعلیم کی عکاسی ہوتی ہے۔ انہی رسائل اور اخبارات میں سے ایک الفضل بھی ہے۔ اس کی سوسالہ تاریخ گواہ ہے کہ یہ اخبار اسم بامسمیٰ ثابت ہوا ہے۔ پیشگوئی حضرت مصلح موعود میں ایک صفت فضل کے نام سے ظاہر ہے۔ پیشگوئی میں درج ہے۔ ''اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔'' (اشتہار 20 فروری 1886ء) سوسالہ تاریخ نے ثابت کر دیا کہ دیگر فضائل کے ساتھ یہ اخبار جماعت احمدیہ کے لئے فضل ہی ثابت ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بدر، الحکم اور ریویو کی موجودگی میں ایک نئے اخبار (الفضل) کی ضرورت اور غرض و غایت جو بیان فرمائی۔ اس میں بھی احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کا عندیہ ملتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''بدر اپنی مصلحتوں کی وجہ سے ہمارے لئے بند تھا۔ الحکم اول تو ٹمٹماتے چراغ کی طرح کبھی کبھار نکلتا تھا اور جب نکلتا بھی تھا تو اپنے جلال کی وجہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر جو اس وقت بہت نازک ہو چکی تھیں بہت گراں گزرتا تھا۔ ریویو ایک بالا ہستی تھی جس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں بے مال و زر تھا۔ جان حاضر تھی مگر جو چیز

Hm
2649.1

میرے پاس نہ تھی وہ کہاں سے لاتا۔ **اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ ان کی سستی کو دور کرے۔ ان کی محبت کو اُبھارے۔ ان کی ہمتوں کو بلند کرے''۔**

(انوار العلوم جلد 8 صفحہ 369)

اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اخبار الفضل کے لئے ایک پراسپیکٹس بھی تحریر فرمایا۔ جو ''اعلان فضل'' کے نام سے بدر 5/جون 1913ء کو منظر عام پر آیا۔ اس میں حضور نے اخبار الفضل کو جاری کرنے کی 8 ضرورتیں اور 10 اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ جن میں مخلصین جماعت کے علوم کو وسعت دینا، دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقامات اسراف سے بچنا، اسلاف کے نیک کاموں، ارادوں اور کارناموں سے واقف ہونا، ان اصولوں کی شہرت جن پر حضرت مسیح موعود چلانا چاہتے ہیں، احمدیوں کا تعلیم یافتہ ہونا، آپس میں ایک دوسرے سے واقفیت اور میل ملاپ کو ترقی دینا اور دعوت الی اللہ کے لئے کوششیں کرنا تھا۔

(خلاصہ انوار العلوم جلد 1 صفحہ 435-444)

مندرجہ بالا الفاظ سے الفضل کے اجراء کے مقاصد عیاں ہیں۔ انہی اغراض کو لے کر الفضل نے اپنے 100 سال پورے کئے۔ اور تمام جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کے لئے اپنا کردار احسن طریق پر نبھایا اور آج بھی نبھا رہا ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے مرکزی اخبار اور قومی آرگن کے طور پر موجود ہے۔ جو جماعتی اقدار کا آئینہ دار ہے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد، جماعتی تعلیم کو لے کر آگے بڑھ رہا ہے اور آج یہ برملا کہا جا سکتا ہے کہ **جماعت احمدیہ کے زندہ ہونے کا ثبوت الفضل سے عیاں ہے۔** کیونکہ یہ آرگن احباب جماعت کو روحانی غذا بہم پہنچاتا ہے اور احباب جماعت میں بیداری اور ہوشیاری کی روح، خدمت دین اور دین حق سے محبت اور اللہ تعالیٰ سے قرب پانے کے لئے روح پھونکتا رہتا ہے اور معاشرے کی اخلاقی اور روحانی اقدار کے فروغ کے لئے کام کر رہا ہے۔ مکرم حافظ عبدالمجید صاحب کوہ منصوری نے ایک دفعہ جناب ایڈیٹر صاحب الفضل کے نام اپنے خط میں لکھا تھا کہ:

''الفضل اسم با مسمّٰی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ قوم کے لئے آب حیات کا حکم رکھتا ہے''۔

(الفضل قادیان 21/نومبر 1915ء)

خوف کو امن میں بدلنے میں الفضل کی خدمات

آیت استخلاف (النور:56) میں اللہ تعالیٰ خلافت کی تیسری برکت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ ان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔

تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ جب بھی جماعت احمدیہ میں کوئی خوف کا وقت آیا اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا آسمان سے نزول ہوا جنہوں نے اپنے مومن بندوں کو ہمت، قوت اور طاقت بخشی اور از سر نو خلافت کا قیام کر کے امن میں تبدیل کر دیا۔ حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت جو انتہائی آزمائش اور سخت گہرے صدمہ کا وقت تھا اور خوف کے بادل آسمان احمدیت پر منڈلا رہے تھے۔ اس زمانہ کی کشتی نوح کو بھنور سے نکال کر کنار عافیت تک لانے کی ضرورت تھی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے اصول پر احمدیت میں خلافت قائم فرما دی اور خوف کو امن میں تبدیل کر دیا۔ گو اس وقت الفضل موجود نہ تھا لیکن دیگر جماعتی اخبارات نے اس میں اہم کردار ادا کیا۔ لیکن چار خلفاء کی وفات پر جو خوف کی حالت جماعت پر طاری ہوئی۔ اس کو امن میں تبدیل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو ذرائع اختیار فرمائے ان میں ایک الفضل بھی تھا۔ جس نے بروقت اپنے خصوصی شمارہ جات کے ذریعہ، اپنے خصوصی نمبرز اور ضمیموں کے ذریعہ خلافت کی اہمیت اور برکات کو احباب جماعت تک اُجاگر کیا۔ جماعت احمدیہ میں تا قیامت خلافت کے رہنے کے حوالہ سے مضامین شائع کئے۔ منظوم کلام کے ذریعہ احباب جماعت کے دلوں کو گرمایا۔ ایمان افروز واقعات سے احباب جماعت کو اُبھارا کہ مخلصین ہر دفعہ ایک ہاتھ پر جمع ہوتے گئے اور جماعت میں وحدت قائم ہوتی چلی گئی۔ ان مواقع پر اس اخبار نے ایک ہوشیار ملاح کی طرح کشتی کو دریا کے وسط میں ہلاکت سے بچا کر باہر نکالنے کا کردار ادا کیا۔

بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر جو فتنے اٹھے۔ خلافت کے وجود کو ختم کرنے کے لئے جو بہانے تراشے گئے۔ جماعت کو گمراہ کرنے کے لئے قسما قسم کے بودے دلائل دیئے گئے۔ اس موقعہ پر الفضل ہی تھا جو احباب کا مرکز سے رابطہ کا ذریعہ بنا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیغامات، خطبات، جماعتی وفود اور بزرگان کے دورہ جات کی رپورٹس اور اطلاعات کے فرائض ادا کئے۔ اگر یوں کہا جائے کہ یہ الفضل ہی تھا جس نے ایک طرف خلافت کے حریفوں کے تمام وار ردّ کئے تو دوسری طرف خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت فضل عمر کے ہاتھ پر حبل اللہ پکڑنے والوں کی رہنمائی کی۔ اس موقعہ پر الفضل چراغ ثابت ہوا جس کو حضرت مسیح موعود نے محمود کے ہاتھ میں دیکھا (تذکرہ صفحہ 677) اور چونکہ چراغ کے لئے تیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت اور اخلاقی و روحانی معیار کو بلند کرنے کے لئے جو مواد شائع ہوتا رہا وہ تیل کا کام کرتا رہا اور اب بھی کر رہا ہے۔

خوف کو امن کی حالت میں بدلنے میں الفضل کے کردار کی بات چلی ہے تو جماعت پر آنے والے کڑے اوقات کا بھی ذکر ہو جائے جس میں الفضل نے نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ 1934ء میں احرار کے فتنہ کے وقت جو جماعت احمدیہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کا نعرہ لگا کر اُٹھے تھے، 1953ء میں جماعت کو نیست و نابود کرنے کا عزم لے کر جماعت احمدیہ کے مقابل پر آئے تھے۔ 1974ء میں مخالفین کی طرف سے ایک بار پھر احمدیوں کے چہروں سے مسکراہٹیں چھیننے اور جماعت کو ختم کرنے کے لئے سر توڑ کوششیں ہوئیں۔ 1984ء میں ایک ڈکٹیٹر احمدیت کو مٹا دینے کا زعم لے کر جب کھڑا ہوا تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تائید جماعت احمدیہ کے شامل حال رہی اور اللہ تعالیٰ کا سایہ افگن رہا۔ مصائب، تکالیف اور مشکلات کے ایسے اوقات میں الفضل نے احباب جماعت کی اخلاقی، روحانی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ اس لیمپ کو بجھانے کی کوششیں بھی کی گئیں اور اِسے بند کرنے کی سازشیں ہوئیں مگر کسی نہ کسی رنگ میں بہتی ہوئی اس نہر نے احمدی احباب کو سیراب رکھا ہے اور خلفاء احمدیت کے ارشادات، خطبات اور پیغامات شائع کر کے احمدیوں کی ڈھارس کا باعث بنتا رہا۔ خلافت رابعہ سے قبل M T A تو تھا نہیں ایک الفضل ہی تھا جو احباب جماعت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع رکھنے کا باعث بنتا رہا۔ اس کی تحریروں اور مضامین کو اللہ تعالیٰ نے خاص روشنی بخش کر تاریک دلوں کو اس کے ذریعہ منور کیا۔

اہل پیغام کی طرف سے فتنہ اور اخبار الفضل کا تعلیم و تربیت میں کردار

خلافت احمدیہ کے آغاز میں ہی جب اہل پیغام نے جماعت میں فتنہ پیدا کرنے اور بندھی ہوئی مٹھی کو کھولنے کی کوشش کی اور فتنہ و فساد کا ایک طوفان برپا کیا۔ احمدیت کے ساکن سمندر میں طغیانیاں پیدا کیں اور آسمان احمدیت پر اختلاف کے بادل چھانے لگے۔ اُدھر اس خیال سے کہ مولوی ابو الکلام آزاد کے اخبار ''الہلال'' (جو قادیان بھی کثرت سے آتا تھا) کے زہریلے اثر سے بعض احمدی متاثر نہ ہوں۔ حضرت مصلح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اجازت سے ایک نئے اخبار (الفضل) جاری کرنے کا فیصلہ فرمایا تو لاہور سے اس فتنہ کے بانی مبانی حضرات نے ''پیغام صلح'' کے نام سے ایک رسالہ جاری کر دیا۔ جس میں جماعتی تعلیم کے منافی مواد شائع ہونے لگا۔ کھلے بندوں سلسلہ کی خصوصیات کو مٹانے کی کوشش کی جانے لگی قادیان کی جماعت خاص طور پر سامنے رکھ لی گئی اور سلسلہ کے دشمنوں سے صلح کی داغ بیل پڑنے لگی۔ غیر احمدیوں میں اس اخبار کی اشاعت کی غرض سے حضرت مسیح موعود کو مرزا صاحب علیہ الرحمۃ لکھا جانے لگا اور دشمنان سلسلہ کی تعریف کے گیت گائے جانے لگے۔

اسی اثناء میں کانپور کی ایک مسجد کے غسل خانے گرائے جانے کا واقعہ رونما ہوا۔ گورنمنٹ کے خلاف بڑے زور سے مضامین لکھے گئے۔ اس موقعہ پر پیغام صلح نے بھی ان اخبارات کا ساتھ دیا اور اس معاملہ میں احمدیت کے مسلمہ اصولوں اور حضرت مسیح موعود کی پاک تعلیم کے صریح بر خلاف پرچار کرنا شروع کیا۔ پیغام صلح کی اس حرکت کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ناپسند فرمایا اور خود دو مضامین حضرت مصلح موعود کو لکھوائے۔ جب یہ مضامین شائع ہوئے تو ان فتنہ پرور لوگوں نے خیال کیا کہ یہ مضامین مرزا محمود کے ہیں اور انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے مضامین کی مخالفت کی ہے۔ یہ واقعہ جماعت میں مزید تفرقہ کا باعث بن گیا۔

(خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جلد اول صفحہ 422-425)

اس وقت الفضل ایک چراغ ثابت ہوا اور اس نے اہم کردار ادا کیا۔ اس سخت ابتلا کے وقت میں حفاظت سلسلہ کے لئے اللہ تعالیٰ، الفضل کے سر پر سایہ فگن ہوا۔ وہی الفضل جو اختلاف سے قبل علم و ادب، روایت و درایت کا معلم تھا۔ علم قلم ہاتھ میں لے کر اس گروہ کے مقابلہ پر سینہ سپر ہو گیا۔ ایک طرف مخالفین پر حملہ کرتا نظر آنے لگا اور ان کے حملوں کا دفاعی رنگ میں جواب دینے لگا تو دوسری طرف احباب جماعت کو اس فتنہ سے بچانے اور جماعت کو محفوظ کرنے کے لئے رات دن ایک کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات، ارشادات کو بروقت اور برمحل شائع کیا۔ جماعت کی تعلیمات اور عقائد بار بار طبع ہوئے۔ خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات سے احباب جماعت کو آگاہ کیا۔ فتنہ انگیزوں کے ناپاک عزائم اور ان کی تکلیف دہ شرارتوں سے احباب جماعت کو مطلع رکھ کر اتحاد و یگانگت کی تعلیم دی۔ ان کی غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں کے ازالہ کے لئے مذہبی، روحانی، تاریخی مضامین شائع کئے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور جماعت کی اکثریت کو اس کے ذریعہ فتنہ کی لپیٹ سے بچا لیا اور جماعت کو پھر سے ایک ہاتھ پر جمع کیا اور خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔

اس کے علاوہ ہر ایسے موقعہ پر جب جماعت کے خلاف کوئی فتنہ اٹھا۔ الفضل سینہ سپر ہو کر پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ میدان میں نکلا اور ایسے مواقع پر خصوصی نمبرز نکال کر مخالفت کا رخ بدل دیا اور احباب جماعت کی تربیت کا موجب بنا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم فہیم احمد خالد صاحب مربی سلسلہ جاپانی ڈیسک، تحریک جدید ربوہ کی بیٹی مکرمہ بجیلہ سوسن صاحبہ واقفہ نو کا اعلان نکاح مکرم حامد کلیم صاحب واقف نو مربی سلسلہ ابن مکرم پیر طارق ندیم صاحب کے ہمراہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مورخہ 20/اپریل 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ دلہن مکرم چوہدری احمد دین صاحب مرحوم لکرالی ضلع گجرات کی پوتی اور مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ جرمنی ابن حضرت چوہدری باغ دین صاحب چک 30/11-L ضلع ساہیوال رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہے۔ عزیزہ کی والدہ مکرمہ آنسہ فہیم صاحبہ بطور وائس پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ میں خدمت بجا لا رہی ہیں۔ دلہا مکرم پیر نصیر احمد صاحب دارالفضل ربوہ کا پوتا، مکرم پیر مسعود احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر رحمت علی صاحب آف رنمل ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم شیخ حامد احمد خالد صاحب پنسلوانیا امریکہ لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے بڑے بیٹے مکرم رضوان محمد خالد صاحب نے امریکی یونیورسٹی سے قانون کا اعلیٰ امتحان پاس کر کے ''جیورس ڈاکٹوریٹ'' کی ڈگری حاصل کرنے کے موقع پر ہمیں بہت سے احباب کی طرف سے مبارکباد اور دعا کے پیغامات موصول ہوئے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور تمام افراد خاندان کی طرف سے اس تعلق خاطر کے بے لوث اظہار پر تمام بزرگوں، عزیزوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے اور امن و سلامتی کے ماحول میں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم رانا ممتاز احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید چک 543/E.B ضلع وہاڑی تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ چک 543/E.B ضلع وہاڑی کے ایک طفل حماد احمد چٹھہ ابن مکرم عمران ندیم چٹھہ صاحب عمر 8 سال نے بفضل اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ خاکسار نے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا ہے اور قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی دادی محترمہ شمیم اختر صاحبہ صدر لجنہ ضلع وہاڑی کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 31 مارچ 2013ء کو بیت الذکر میں بعد نماز مغرب تقریب آمین کے موقع پر محترم غلام مصطفیٰ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم کے کچھ حصے سنے اور مکرم انوار الرحمٰن طارق چٹھہ صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآنی علوم حاصل کرنے اور ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم کرنل بشارت احمد سیٹھی صاحب سابق سیکرٹری امور عامہ راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بھتیجے مکرم کاشف احمد سیٹھی صاحب کو مورخہ 9 مارچ 2013ء کو لندن میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ماہد احمد سیٹھی تجویز ہوا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محبوب احمد سیٹھی صاحب آسٹریلیا کا پوتا اور مکرم شیخ جاوید احمد صاحب مرحوم آف مردان کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ صحت و سلامتی والی زندگی عطا کرے۔ نیز تمام دنیاوی و دینی حسنات سے نوازے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم عتیق احمد گوندل صاحب جنرل سیکرٹری ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم افنان احمد پرویز صاحب ولد مکرم انجم پرویز صاحب لندن کی شادی ہمراہ مکرمہ سیدہ وجیہہ مصطفیٰ صاحبہ بنت مکرم شاہد مصطفیٰ صاحب سیالکوٹ مورخہ 30 مارچ 2013ء کو سیالکوٹ میں ہوئی۔ مورخہ 31 مارچ 2013ء کو دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ شادی دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت و رحمت ہو۔ آمین

ملازمت کے مواقع

فوجی فرٹیلائزر کمپنی کو سیفٹی سپروائزرز کی ضرورت ہے۔

نشاط گروپ کو اپنے کول فائرڈ پاور پلانٹ واقع لاہور میں شفٹ انچارج، ٹربائن آپریٹر، بوائلر آپریٹر اور کیمسٹ کی خالی آسامیوں کے لئے تین سالہ ڈپلومہ ہولڈرز کی ضرورت ہے۔

پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی کو سپروائزر ایس کیو ایم ایس، نیٹ ورک/ہارڈ ویئر ٹیکنیشن، الیکٹریشن، ایچ وی اے سی مکینک، آٹو مکینک اور پلمبر کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے کوالیفائیڈ اشخاص کی خدمات درکار ہیں۔

سکھر انسٹیٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کو پبلک ریلیشن آفیسر (BPS-17/18) اور مارکیٹنگ اسسٹنٹ (BPS-16/17) کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

ٹویوٹا فیصل آباد موٹرز، فیصل آباد کو سروس ایڈوائزر، سینئر ٹیکنیشن/مکینک، ورکشاپ فورمین، ورانٹی ایڈمنسٹریٹر، اسسٹنٹ مینیجر باڈی اینڈ پینٹ ریسپشنسٹ Female سٹاف برائے کال سنٹر Female سکیورٹی سپروائزرز اور سکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔

قوی انجینئرز پرائیویٹ لمیٹڈ کو پراجیکٹ مینیجر، سینئر الیکٹریکل انجینئر، الیکٹریکل انجینئر، ڈیزائن انجینئر، ٹیلی کام انجینئر، کنسٹرکشن مینیجر، سائٹ انچارج، کیو اے/کیو سی انسپکٹر الیکٹریکل، کیو اے/کیو سی انسپکٹر سول، سیفٹی انسپکٹر، فیبریکیشن سپروائزر، الیکٹریشن، آٹو کیڈ آپریٹر، پرچیز کوآرڈینیٹر، پرچیزر، اکاؤنٹنٹ، اکاؤنٹنٹ/ایڈمن آفیسر، سٹور کیپر، کمپیوٹر آپریٹر/آفس اسسٹنٹ اور ڈرائیور کی ضرورت ہے۔

ایئر پورٹس سکیورٹی فورس میں گارڈ/ڈرائیور، ایل ڈی سی، میڈیکل اٹینڈنٹ، ایم ٹی ڈرائیور اور نائب قاصد کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 21۔اپریل 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

مثالی وقار عمل

(مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ)

مکرم طارق مسعود صاحب نائب ناظم ایثار مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ کا مثالی وقار عمل مورخہ 7/اپریل 2013ء کو بمقام مجلس شریف آباد ہوا۔ جس میں ضلع کی 16 مجالس کے 90 انصار اور 10 دیگر افراد نے حصہ لیا۔ اہم سڑکوں کے گڑھے، دونوں اطراف جنگلی کیکروں کی تلفی، ناہمواری کی بھرائی اور دیگر رکاوٹوں کی صفائی وغیرہ کی گئی۔ یہ وقار عمل تقریباً 3 گھنٹے جاری رہا۔ احباب نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ وقار عمل کے بعد مکرم ناظم صاحب ضلع نے اس شعبہ کی اہمیت کے متعلق بتایا اور دعا کروائی۔ بعدہٗ تمام شاملین کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب مربی سلسلہ دفتر نظارت دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری بلال احمد بٹر صاحب نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کی نومولودہ بیٹی حریم شاہد دماغ میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ اور لمبی عمر والی زندگی دے۔ نیز نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

مکرم آصف احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم عبدالحمید صاحب ولد مکرم میاں عبدالغفور صاحب مرحوم آف نیویارک امریکہ کا پاؤں اور ٹانگ کا آپریشن پانچ ماہ پہلے ہوا تھا۔ جو کامیاب نہ ہوا۔ تکلیف زیادہ ہے اور دوبارہ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپریشن کو کامیاب فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27/اپریل 2013ء

1:10 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اپریل 2013ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
6:20 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 4/اپریل 2004ء
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اپریل 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ 26/اپریل 2013ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 25 جون 2011ء

28/اپریل 2013ء

2:00 am	راہ ہدیٰ
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اپریل 2013ء
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اپریل 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:40 am	گلشن وقف نو 23 جنوری 2011ء
1:50 pm	سوال و جواب 7 جون 1998ء
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اپریل 2013ء
8:10 pm	گلشن وقف نو
11:40 pm	گلشن وقف نو

☆......☆......☆

درخواست دعا

مکرم ذیشان احمد تبسم بٹ صاحب بشیر آباد ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے دادا جان مکرم عبداللطیف بٹ صاحب ولد مکرم عبدالکریم بٹ صاحب بشیر آباد ربوہ کا مورخہ 23۔اپریل 2013ء کو پینم کینسر ہسپتال فیصل آباد میں پیٹ کی رسولی بذریعہ آپریشن نکال دی گئی ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب فرمائے اور بعد از آپریشن جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور اپنا خاص فضل نازل فرمائے۔آمین

مایوس و پریشان مریض
علامات لکھ کر ڈاک سے دوا منگوائیں
H.DR. S.A. REHMAN D.H.M.S
شاہ ہومیو رحمت بازار: 6211868

ربوہ میں طلوع و غروب 27/اپریل

طلوع فجر	3:59
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:47

ضرورت ٹریکٹر ڈرائیور

نظارت زراعت کے زرعی فارم واقع ربوہ کیلئے ایک ٹریکٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔جو ہل، کراہ، ڈسک ہیرو اور ٹرالی وغیرہ چلانا بخوبی جانتا ہو اور زراعت سے متعلق دیگر امور مثلاً پانی لگانا، بیج چھٹا کرنا، گوڈی کرنا وغیرہ کا بھی علم رکھتا ہو۔خواہشمند افراد اپنی درخواست صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت زراعت میں جمع کروا دیں۔فون نمبر: 047-6213635

(نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ گولبازار
NASIR ناصر
PH:047-6212434

اب ایک قدم اور آگے
All Top Brand
www.sahibjee.com
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور
اپنی بیٹری بچائیں | ہیٹ سنسر (Sensor) لگوائیں
بالکل نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ
نہ گرم ہوا اور نہ پانی مانگے | اور وہ چارجنگ سے محفوظ
قیمت صرف 500 روپے | گارنٹی۔لائف ٹائم
اور بیٹری کی زندگی ڈبل
شاہد 047-6213765
03317797210

FR-10